شرح العقیدۃ الطحاویۃ ابن ابی العز

پر ایک تحقیقی نظر

فضیلۃ الشیخ مولانا سجاد بن الحجابی

ترتیب

مولانا ابو معاویہ نور اللہ رشیدی

مدیر: مدرسہ عقیدۃ الاسلام سہراب گوٹھ

ناشر

نوجوانان دیوبند سہراب گوٹھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح العقیدة الطحاویہ ابن أبی العِزّ
پر ایک تحقیقی نظر

مولانا سجاد بن الحجابی

[امام طحاوی رحمہ اللہ نے "عقیدۃ طحاویہ" کے نام سے دین اسلام کے اہم اور بنیادی عقائد پر مشتمل ایک رسالہ لکھا جو صدیوں سے بڑا مقبول اور متداول رہا ہے، آٹھویں صدی ہجری کے مشہور حنفی عالم ابن ابی العز نے اس کی شرح لکھی جو شرح عقیدہ طحاویہ کے نام سے معروف ہے اور کئی تعلیمی اداروں میں داخل نصاب ہے، اس شرح میں عقائد سے متعلق بعض باتیں، جمہور اھل السنّت کے عقائد سے ہٹ کر ہیں، مولانا سجاد صاحب نے ان میں چند باتوں کی نشاندہی کی ہے، ذیل میں ان کا تحقیقی مضمون اہل علم کے فائدے کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔............................... مدیر]

نبی کریم ﷺ کی بعثت ایسے معاشرے میں ہوئی جس میں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا، عرب کا بیشتر طبقہ بت پرست تھا۔ وہ خود پتھروں اور دوسری اشیاء سے بت بناتے اور انکی عبادت کرنے لگتے، حجاز اور اس کے اردگرد عیسائی اور یہودی بھی کافی تعداد میں آباد تھے، یہودی اور عیسائی اپنے ادیان کی صحیح تعلیمات سے منحرف ہو گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق عجیب اعتقادات رکھتے تھے، یہودیوں کے بہت سے باطل عقائد میں سے ایک باطل عقیدہ یہ بھی تھا کہ اللہ رب العزت (نعوذ باللہ) آسمان میں ہیں اور بیت المقدس میں صخرہ پر اترتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں۔(۱)

یہودی اللہ تعالیٰ کے لئے جسم ثابت کرتے تھے۔ حضرت محمد عربی ﷺ نے ایسے معاشرے میں دن رات ایمان واسلام کی محنت فرمائی اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ایسی مشقتیں جھیلیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کی محنت سے اللہ تعالیٰ نے ایسے مثالی افراد تیار کیے، جنکی نظیر قیامت تک ملنی محال ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان سے اپنی رضامندی کا اعلان بار بار فرمایا اور ان کو معیار ایمان قرار دیا۔

نبی کریم ﷺ کے انتقال کے بعد ہر صحابی نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو آگے بڑھایا اور صحابہ کرام کی عہد زریں میں جب فتوحات ہونے لگیں تو اسلام مخالف قوتوں کو یہ قطعاً گوارہ نہیں تھا چنانچہ وہ اسلام کے خلاف نظریاتی محاذ آرائی پر اتر آئے، لیکن صحابہ کرام نے ان فتنوں کا بہت ڈٹ کر قلع قمع فرمایا، جب تابعین اور تبع تابعین کا دور آیا تو

۱۔ مقدمۃ الإمام الکوثري علی "تبیین کذب المفتري" للإمام ابن عساکر صفحہ : 8، دار الکتاب العربي بیروت.

کئی قسم کے فتنے مختلف اطراف سے سر اٹھانے لگے، مسلمانوں کے عقائد میں رخنہ ڈالنے کیلئے کہیں تو خوارج نے بگاڑ شروع کیا اور کہیں روافض اور معتزلہ، جبریہ وقدریہ نے مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑنا چاہا۔

خراسان میں جہم بن صفوان معطلہ اور جہمیہ' اور مقاتل بن سلیمان مجسمہ وحشویہ کا علمبردار تھا اسی دور میں علماء حق اور سلف صالحین نے ان کے باطل عقائد پر رد فرمایا اور عقائد حق کے تحفظ کیلئے کتابیں اور رسائل لکھے انہی رسائل میں سے مختصر اور بہت ہی نافع رسالہ امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ (مولود: ۲۳۹ھ متوفی: ۳۲۱ھ) نے تصنیف فرمایا جو ہمارے علمی حلقوں میں "عقیدۂ طحاویہ" کے نام سے معروف ہے' یہ رسالہ صفحات کے حوالے سے تو مختصر ہے لیکن فوائد کے اعتبار سے ایک خزانہ ہے' گویا امام طحاوی کا یہ رسالہ "بقامت کہتر، بقیمت بہتر" کا مصداق ہے، محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ سے بہت پسند فرماتے تھے۔ حضرت بنوری رحمہ اللہ اپنے استاذ امام کشمیری رحمہ اللہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں (۲)

"ہمارے شیخ محدث' امام العصر انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ "عقائد طحاویہ" کو حنفیہ کے تمام عقائد پر ترجیح دیتے یہاں تک کہ "الفقہ الاکبر" پر بھی فوقیت دیتے' یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے علماء نے اس رسالے کو منظور نظر رکھا اور متنوع جہات سے اس کی خدمت کی، محققین علماء نے اس کی شروحات لکھیں' ان میں آج کل متداول شرح ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ کی قابل ذکر ہے، پاکستان بلکہ دنیائے عرب کے بیشتر مطابع نے اسے چھاپا ہے' راقم ان سطور میں شرح العقیدة الطحاویة اور اس کے مؤلف کے متعلق کچھ عرض کرے گا۔

اس کا باعث یہ بنا کہ ہر مجلس میں اس شرح کے متعلق حمد وثنا کے کلمات سامنے آئیں' عقائد اہل السنہ کا ترجمان ٹھہرانے لگا' اور یہ بات تواتر تک پہنچ گئی کہ اس شرح میں جو عقائد درج ہیں وہ تمام مسلمانوں کے مسلمہ عقائد ہیں۔

شومئی قسمت سے یہ باتیں بظاہر تو بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں لیکن واقع سے کوئی جوڑ نہیں رکھتیں' وجہ ظاہر ہے کہ اس شرح میں بعض ایسے عقائد ہیں جو جمہور اہل السنت کے مسلمہ اور اجماعی عقائد کے خلاف ہیں۔ دوسری طرف اس کے مؤلف ابن ابی العز رحمہ اللہ کی جلالت اپنی جگہ لیکن ان کے ایسے اعتقادی اور فروعی تفردات ہیں جو جمہور سے یکسر مخالف ہیں یہاں تک کہ ان کے معاصرین علماء نے ان پر کڑی تنقیدیں کی ہیں۔

چند فروعی تفردات

ابن ابی العز رحمہ اللہ کی ولادت 731 ہجری کو اور وفات 792 ہجری کو ہوئی' ان کی چند اعتقادی تفردات تو ہم بعد میں مختصراً عرض کرینگے' پہلے ان کے فروع میں بعض ان خیالات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں جو مذاہب اربعہ متبوعہ سے یکسر مخالف ہیں۔

ان کی کتاب التنبیہ علی مشکلات الهدایة جو دراصل ہدایہ کے مضامین پر تفصیلی رد ہے، حنفی محقق علماء نے اس کا باقاعدہ تفصیلی جواب دیا ہے، حافظ قاسم بن قطلوبغا جو محدث فقیہ اور اپنے دور کے مایہ ناز محقق اور متکلم، حافظ ابن حجر العسقلانی اور امام ابن الہمام کے شاگرد ہیں انہوں نے ابن ابی العز کی کتاب کا مستقل جواب لکھا جس میں ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے جو أجوبة عن اعتراضات ابن أبي العز کے نام سے معروف ہے (۳) خود امام ابن الہمام نے فتح القدیر میں بعض اعتراضات کے جوابات ذکر فرمائے ہیں۔ (۴)

ابن ابی العز رحمہ اللہ کا نظریہ تقلید بھی مذاہب اربعہ متبوعہ سے کئی مواضع پر متصادم ہے ملا معین سندھی نے جب دراسات اللبیب (صفحہ: 150,149) پر ابن ابی العز کے نظریہ تقلید سے اپنے لیے غیر مقلدیت کے اثبات پر استدلال کیا تو علمائے حق نے اس پر مدلل تنقید کی، چنانچہ محدث کبیر عبد اللطیف سندھی نے ذب ذبابات الدراسات (431/1) میں ابن ابی العز اور معین سندھی کا مدلل جواب دیا، اہل علم حضرات اسکا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (۵)

علامہ عبد اللطیف سندھی ابن ابی العز کی عبارت کا جواب دینے کے بعد فرماتے ہیں: ''علی أن إفراط ابن أبي العز في مخالفة المذاهب من الأمور المعلومة عند علماء الفرق الأربعة' فلا يلتفت إلى قوله هذا (۶)'' یعنی اس کے علاوہ بھی ابن ابی العز کا مذاہب اربعہ کے خلاف تجاوز اور زیادتی امور معلومہ میں سے ہیں جو مذاہب اربعہ کے علماء پر مخفی نہیں، لہٰذا ابن أبی العز کے اس قول کی طرف قطعاً التفات نہیں کیا جائیگا۔''

آگے علامہ عبد اللطیف سندھی مزید لکھتے ہیں: ''ومن العجب أنه قد يتكلم ابن أبي العز في حاشية على الهداية في بعض المواضع فيقول الصواب أو الحق الذى يجب اتباعه هو الذى سمحت به، دون ما ذكره غيري (۷)'' یعنی قابل تعجب امر یہ ہے کہ حاشیہ ہدایہ کے بعض مقامات میں ابن ابی العز نے لکھا ہے: کہ صحیح اور حق صرف وہی ہے جس کو میں نے تحریر کیا اور میرے بغیر جنہوں نے بھی ذکر کیا وہ حق نہیں ہے۔

۳۔ دیکھئے ڈاکٹر عبد الستار ابوغدہ کے قلم سے مقدمہ تحریر الأقوال لابن قطلوبغا، صفحہ: 11 اور مقدمہ التصحيح والترجيح لابن قطلوبغا صفحہ: 59 جو شیخ ضیاء یونس کے قلم سے ہے، اول الذکر کتاب دار البشائر اور دوسری دار الکتب العلمیة بیروت سے چھپی ہے۔

۴۔ ملاحظہ ہو: فتح القدیر 17,18/1 اور 14/4 اور 239/4 دار الفکر بیروت۔

۵۔ ملا معین سندھی (متوفی 1161ھ) نے دراسات اللبیب میں لکھا ہے ملا معین سندھی بعض متضاد نظریوں کا حامل تھا بلکہ تقریباً شیعہ تھا، اسی دور کے ایک عالم بے بدل محدث فقیہ ملا عبد اللطیف سندھی (متوفی 1189 ہجری، علامہ ہاشم ٹھٹھوی سندھی کے فرزند ارجمند) نے معین سندھی کی کتاب پر بہترین تنقید لکھی اور معین سندھی کی کتاب کا مکمل جواب دیا جو دو ضخیم جلدوں میں محدث عصر علامہ عبد الرشید نعمانی کی تحقیق سے سن 1959ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کا نام ذب ذبابات الدراسات عن المذاهب الأربعة المتناسبات ہے، مولانا نعمانی نے دراسات اللبیب کو بھی تحقیقی حواشی کے ساتھ سندھ ادبی بورڈ سے 1957ء میں طبع کرایا۔

۶۔ دیکھیں: ذب ذبابات الدراسات: 432/1۔

۷۔ دیکھیں: ذب ذبابات الدراسات: 432/1۔

اعتقادی تفردات: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ان کے احوال میں لکھتے ہیں کہ جب ابن أبی العز نے عصریہ کا مسئلہ چھیڑا تو دیارِ مصر کے علماء خاص کر علماء نے ان پر رد کیا۔ (۸)

حافظ ابن حجر نے ایک صفحہ آگے لکھا ہے کہ حنابلہ میں علامہ زین الدین ابن رجب اور علامہ تقی الدین ابن مفلح اور ان کے بھائی نے ابن أبی العز پر تنقید کی ہے (۹)

ملاعلی قاری کی تنقید: ملاعلی قاری رحمہ اللہ نے تو شرح الفقہ الاکبر میں متعدد جگہوں پر ابن أبی العز پر تنقید کی ہے چنانچہ ملاعلی قاری ایک جگہ پر لکھتے ہیں: الحاصل أن الشارح (ابن أبي العز) يقول بعلو المكان مع نفي التشبيه و تبع فيه طائفة من أهل البدعة (۱۰) ''یعنی خلاصہ یہ ہے کہ ابن أبی العز شارح العقیدۃ الطحاویہ، اللہ تعالیٰ کے لئے نفی تشبیہ کیساتھ علو مکان کا قائل ہے (جو مجسمہ ومشبہ کا عقیدہ ہے) اور ابن أبی العز نے اس قول میں اہل بدعت کے ایک گروہ کی اتباع کی ہے''۔

ایک دوسری جگہ ملاعلی قاری ابن أبی العز کی صنیع پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ومن الغريب أنه استدل على مذهبه الباطل برفع الأيدي في الدعاء إلى السماء. (۱۱) ''یعنی ترجمہ: اور نہایت عجیب بات ہے کہ ابن أبی العز نے اپنے باطل عقیدے کے اثبات میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ ہم آسمان کی طرف بوقت دعا ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

ملاعلی قاری کی یہ عبارت نہایت واضح ہے' انہوں نے صاف صاف فرمایا ہے کہ ابن أبی العز کا یہ عقیدہ بالکل باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ اوپر آسمان میں ہیں (نعوذ باللہ) اہل السنہ والجماعہ کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے فوقیتِ معنوی اور علوِ معنوی ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے، تمام علماء اور متکلمین اسلام کی کتابیں اس سے بھری پڑی ہیں' جبکہ شارح عقیدہ طحاویہ اللہ تعالیٰ کیلئے فوقیت حسی کے اثبات پر تلے ہوئے ہیں، یہ بات بھی یاد رہے کہ اس عقیدے کا اثبات معمولی قضیہ نہیں بلکہ علو مکانی کا عقیدہ فرقہ حشویہ کا عقیدہ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں علو حسی کا رد اور علو معنوی کا اثبات کرتے ہوئے لکھا ہے لأن وصفه بالعلو من جهة المعنى والمستحيل كون ذلك من جهة الحس (۱۲) ''یعنی کہ اللہ تعالیٰ علو معنوی کیساتھ

۸۔ إنباء الغمر في أنباء العمر للحافظ ابن حجر : 96/2، طبع دار الكتب العلمية، 1406

۹۔ إنباء الغمر في أنباء العمر للحافظ ابن حجر : 97/2.

۱۰۔ دیکھیں منح الروض الأزهر شرح الفقه الأكبر لملاعلي القاري : صفحہ:334 بتحقيق الشيخ وهبي سليمان غاوجی' ناشر دار البشائر الإسلامية، بيروت.

۱۱۔ دیکھیں منح الروض الأزهر شرح الفقه الأكبر لملاعلي القاري : صفحہ:335 بتحقيق الشيخ وهبي سليمان غاوجی' ناشر دار البشائر الإسلامية، بيروت.

۱۲۔ فتح الباري : 136/6.

موصوف ہیں اور علوحسی اللہ کے لیے محال ہیں۔"

ملا علی قاری نے اس پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ کئی متعدد جگہوں پر ابن أبی العز کے غلط اعتقاد کو واضح کیا ہے چنانچہ صفحہ ۲۵۰ پر لکھتے ہیں:

ولقد أخطأ شارح عقيدة الطحاوي في هذه المسألة حيث قال : فهل يعقل رؤية بلا مقابلة وفيه دليل على علوه على خلقه انتهى ، كأنه قائل بالجهة العلوية لربه ، و مذهب أهل السنة والجماعه أنه سبحانه لايُرىٰ في جهة (۱۳)"یعنی شارح الطحاوی (ابن أبی العز) نے یہاں غلطی کی ہے جو یہ کہا ہے کہ کیا رؤیت باری تعالیٰ بغیر مقابلہ کے تصور کی جاسکتی ہے؟ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر علو مکانی کی دلیل ہے (علی قاری فرماتے ہیں) گویا شارح اللہ تعالیٰ کیلئے جہت علویہ حسیہ کا قائل ہے (جو حشویہ اور مبتدعہ کا مذہب ہے) حالانکہ اہل السنہ والجماعہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رؤیت بلا جہت ہوگی" کیونکہ جہت جسم ومکان کے لوازم میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ جسم اور اس کے لوازم سے پاک ہے۔

شرح العقیدۃ الطحاویہ کی چند عبارتوں کا ناقدانہ تجزیہ

شرح عقیدہ طحاویہ کے اندر بعض دوسرے مقامات پر بھی جمہور اہل السنّت سے ہٹ کر تفردات اختیار کئے گئے ہیں:

یہ تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ قدیم ذات ہے اور حدوث سے پاک ہے' جو ذات قدیم ہو اس کی طرف قدیم ہی کی نسبت ہوگی اور صفات قدیمہ ہی سے وہ متصف ہوگی یہی وجہ ہے کہ تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہی مانتے ہیں اور حوادث کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کو پاک اور منزہ سمجھتے ہیں' بلکہ "صفتِ کلام اللہ" کے قدیم ہونے پر امام احمد رحمہ اللہ کے زمانے میں معتزلہ سے باقاعدہ مناظروں کے بازار گرم رہے ہیں۔

لیکن صد افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ ابن أبی العز نے شرح الطحاویۃ میں جابجا حوادث کی نسبت اللہ کی طرف کی ہے' شرح العقیدۃ الطحاویۃ کے صفحہ 177 پر ابن أبی العز لکھتے ہیں: فاذا قالوا لنا : فهذا يلزم أن تكون الحوادث قامت به قلنا : هذا القول مجمل ، و من أنكر قيام الحوادث بهذا المعنى به تعالىٰ من الأئمة ؟ ونصوص القرآن و السنة تتضمن ذلك ونصوص الأئمة أيضاً مع صريح العقل (۱۴)"یعنی جب وہ ہمیں کہتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قیام حوادث لازم آرہا ہے تو ہم جواب دینگے کہ یہ قول مجمل ہے

۱۳۔ منح الروض الأزهر : 250

۱۴۔ شرح العقيدة الطحاوية لا بن ابی العز : 177 قدیمی کتب خانہ کراچی

اور ائمہ سے کسی نے اس معنی میں قیام حوادث کا انکار کیا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قیام حوادث کے اثبات کو قرآن وسنت اور نصوص ائمہ مع صریح عقل متضمن اور شامل ہے۔

ابن أبي العزرحمہ اللہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: ولما كان تسلسل الحوادث في المستقبل لايمنع أن يكون الرب سبحانه هو الآخر الذى ليس بعده شيء، فكذا تسلسل الحوادث في الماضي لايمنع أن يكون سبحانه تعالىٰ هو الأول الذى ليس قبله شيءٌ (١٥).

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ مستقبل میں تسلسل حوادث کا قیام اس سے منع نہیں کر رہا کہ اللہ تعالیٰ آخر ہے جسکے بعد کوئی شی نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ ماضی میں تسلسل حوادث کا قیام، اللہ تعالیٰ کے اول، جس سے پہلے کوئی شی نہیں ہے، ہونے کیلئے مانع نہیں۔

قارئین ہی بتائیں: کہ کیا اللہ تعالیٰ کے قدیم ذات کیساتھ حوادث کا قیام ہوسکتا ہے۔ پھر اہل السنۃ والجماعۃ اور کرامیہ ومجسمہ اور اہل بدعت کے درمیان کونسا عقیدہ فارق ہوگا؟ اور ابن أبي العز کی یہی باتیں قدم عالم بالنوع کے باطل عقیدے کی اساس ہے، جس پر تمام علماء اسلام نے رد کیا اور فلاسفہ ہی سے اسلامی فرقوں میں یہ عقیدہ سرایت کر گیا۔ عجیب امر یہ ہے کہ ابن أبي العز مسلسل اس کوشش میں ہے کہ قدم عالم بالنوع کو ثابت کر دیا جائے اس مقصد کیلئے انہوں نے صفحہ 132 سے 136 تک پوری ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے حالانکہ قدم عالم بالنوع ہو یا بالأفراد دونوں قسمیں بالاجماع حادث ہیں ابن حزم رحمہ اللہ نے حدوث عالم کے اجماع پر مراتب الاجماع میں تصریح کی ہے۔ (١٦)

ابن أبي العز کے باطل عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام حروف واصوات سے مرکب ہے۔ اور یہ بات ہر ذی شعور کو معلوم ہے کہ حروف واصوات حادث کی صفات ہیں چنانچہ جو کلام حروف واصوات سے مرکب ہو جائے وہ حادث ہی کی صفت ہے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں: الدليل على ثبوت كلام الله إجماع الأمة، وتواتر النقل عن الأنبياء عليهم السلام، بأن أوحى اليهم بيان الأحكام إلا أنّ كلامه ليس من جنس الحروف والأصوات (١٧).

١٥۔ شرح العقيدة الطحاوية لابن أبي العز 129.

١٦۔ دیکھئے: مراتب الإجماع لابن حزم: 167، دار الكتب العلمية

١٨۔ منح الروض الأزهر صفحہ: 71، اسی طرح تصریح امام رازی نے اپنی متعدد تصانیف میں کی ہے دیکھئے معالم أصول الدين على هامش المحصل للرازي: 56، طبع حسینیہ مصریہ اور المسائل الخمسون للرازی 54 طبع المكتب الثقافي قاہرہ، اور الأربعين في أصول الدين 173—184، طبع حیدرآباد دکن

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام جنس حروف و اصوات سے (مرکب) نہیں کیونکہ یہ حادث کی صفات ہیں۔ (۱۸)۔

ابن أبی العز کیا فرما رہے ہیں ملاحظہ کیجئے: وتاسعها : أنه تعالیٰ لم یزل متکلما اذا شاء و متی شاء و کیف شاء ، وھو یتکلم بصوت یسمع ...... اور آگے لکھتے ہیں وھذا المأثور عن أئمة الحدیث و السنة (۱۹)۔

ابن أبی العز صاف کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام صوت سے متصف ہے جو سنا جا رہا ہے یہ بات معلوم ہے کہ جو کلام صوت سے مرکب ہوتا ہے وہ حروف ہی سے مرکب ہوتا ہے اسی وجہ سے علامہ زبیدی نے اتحاف السادة المتقین بشرح إحیاء علوم الدین . میں ابن أبی العز پر کھڑی تنقید فرمائی (۲۰)۔

ابن أبی العز رحمہ اللہ کی ایک عادت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی شرح میں جا بجا ماتن رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے اور امام طحاوی پر رد کیا ہے۔ مثال کے طور پر امام طحاوی عقیدہ طحاویہ کی ابتداء میں فرماتے ہیں۔ واحد لا شریك له ولا شيء مثله ، ولا شيءٌ یعجزه ولا إله غیره ، قدیم بلا ابتداء .

ابن أبی العز نے امام طحاوی کے لفظ "قدیم" پر رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ لفظ قرآن و سنت سے ثابت نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کیلئے لفظ قدیم کے اطلاق پر علماء کا اجماع ہوا ہے اور اجماع ادلہ شرعیہ میں سے ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح الفقہ الاکبر میں اور ابن فورک نے مقالات الأشعری میں تصریح کی ہے۔ (۲۱)

ایک دوسری جگہ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وتعالیٰ الله عن الحدود و الغایات والأرکان و الأعضاء ولا تحویه الجهات الست کسائر المبتدعات (۲۲)۔

دیکھئے امام طحاوی فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ حدیں ثابت ہیں اور نہ چھ جہات میں سے کوئی جہت اور یہی اہل سنت السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے لیکن ابن أبی العز امام طحاوی کا اس میں مخالف ہے اور اللہ تعالیٰ کیلئے جہت فوق کے اثبات میں کئی کئی صفحات لکھے ہیں۔ (۲۳)

۱۸۔ تعینہ اسی طرح کی عبارت امام اکمل الدین بابرتی نے شرح العقیدہ الطحاویہ 63 پر لکھی ہے، طبع وزارة الاوقاف کویت

۱۹۔ شرح العقیدة الطحاویة لابن أبی العز 169

۲۰۔ دیکھئے: إتحاف السادة المتقین بشرح احیاء علوم الدین 232/2، طبع دار الکتب العلمیہ 409، نیز دیکھئے مقدمة التنبیه علی مشکلات الهدایة : 101 جو عبدالحکیم بن محمد شاکر کے قلم سے ہے۔

۲۱۔ منح الروض الأزهر لعلی القاری : 72، مع تعلیق وهبی غاوجی وانظر : مقالات الأشعري لابن فورك : 43 طبع دار الثقافة الدینیة ، قاهره .

۲۲۔ العقیدة الطحاویة : 218، ضمن شرح العقیدة لابن أبی العز .

۲۳۔ شرح العقیدة الطحاویة 221,222 وغیرہ

اسی طرح ابن ابی العز، اللہ تعالیٰ کیلئے حد کا اثبات کر رہے ہیں جبکہ امام طحاوی نے صریح الفاظ میں کہا ہے: تعالیٰ عن الحدود اسکے علاوہ بھی شارح نے مصنف امام طحاوی رحمہ اللہ کیساتھ کئی جگہوں پر اختلاف کیا ہے۔
ابن ابی العز رحمہ اللہ بسا اوقات اپنی شرح میں موضوعات اور من گھڑت اشیاء سے استدلال کرتے ہیں انہوں نے شرح کی صفحہ 141 اور 172 پر امام عبدالعزیز کنانی اور بشر مریسی معتزلی کے مناظرہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ مناظرہ ابن ابی العز نے کتاب الحیدۃ سے نقل کیا ہے۔ جو جھوٹے اور منگھوت مضامین پر مشتمل کتاب ہے۔ امام عبدالعزیز کنانی کی طرف اس کتاب کی نسبت ہی غلط ہے۔ چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے میزان الاعتدال میں دو جگہوں پر اس کی تصریح کی ہے اور فرمایا ہے کہ کتاب الحیدۃ کی سند میں محمد بن حسن بن أزہر الدعا واضع الحدیث اور جھوٹا راوی ہے۔
مشہور محدث شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ 'تقریب التہذیب کے حاشیے پر لکھتے ہیں :عبدالعزیز الکنانی صاحب "کتاب الحیدة" قال الذهبي في ترجمة عبدالعزيز هذا من "الميزان" : 639/2 لم يصح إسناد كتاب الحيدة إليه ، فكأنه وضع عليه ، ثم قال : 517/3 فی ترجمة محمد بن حسن بن ازهر الدعا : اتهمه الخطيب بأنه يضع الحديث قلت -القائل هو الذهبي -هو الذى انفرد برواية كتاب الحيدة ...... يغلب على ظنى أنه هو الذى وضع كتاب الحيدة ، فإني لأستبعد وقوعها جداً (۲۵).

یہاں اس بات کا بھی خیال رہے کہ اس شرح اور شارح کو عرب وعجم کے غیر مقلدین حضرات نے ہی شہرت بخشی ،پہلی مرتبہ مخطوطے سے ایک غیر مقلد عالم شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے شائع کیا۔

اس امر کی بین دلیل یہ ہے کہ جب علامہ کوثری رحمہ اللہ کے دور میں یہ پہلی مرتبہ چھپی تو انہوں نے شرح عقیدۃ طحاویہ کے ضمن میں ابن ابی العز کی شرح کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:" وطبع شرح لمجهول ينسب الى المذهب الحنفي زوراً ينادي صنع يده، بأنه جاهل بهذا الفن و أنه حشوي ، مختل العيار . (۲٦)".یعنی اور ایک مجہول آدمی کی شرح چھپی ہے جسکی نسبت مذہب حنفی کی طرف جھوٹی ہے اور اس کے ہاتھ کی کاوش بذات خود یہ اعلان کر رہی ہے کہ مؤلف اس فن سے جاہل نابلد اور حشوی ہے جس کی کسوٹی بگڑی ہوئی ہے۔

۲۵۔ ملاحظہ ہو تقریب التہذیب للحافظ ابن حجر بتحقیق الشیخ محمد عوامه : صفحه :359 طبع دار الرشید سوریا حلب ، نیز دیکھئے تحریر تقریب التهذيب : 374/2 للشيخ شعيب الأرنؤوط والدكتور بشار عواد معروف ، طبع مؤسسة الرسالة ، نیز امام تاج الدین سبکی نے بھی طبقات الشافعیۃ 145/2 پر کتاب الحیدۃ کی تغلیط کی ہے۔
۲٦۔ دیکھئے: الحاوي في سيرة الإمام أبي جعفر الطحاوي کا حاشیہ :226 ضمن الرسائل الأخرى : دار الكتب العلمية 2004،

یہ تھا ابن أبي العز رحمہ اللہ پر امام کوثری کا تبصرہ، واضح رہے کوثری کا مجہول سے تعبیر کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ عقائد میں وہ مسلم و معروف اکابر میں سے نہیں۔

اور اس کے بعد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے انکی احادیث کی تخریج کی، غیر مقلد زہیر شاویش اور دوسرے لوگوں نے مل کر اسکی تحقیق کی اور اپنے کتب خانے المکتب الاسلامی بیروت سے اسے چھاپا۔

البانی نے 62 صفحات پر مشتمل ایک مقدمہ بھی لکھا جس میں کیا گل کھلائے ہیں اس کا اندازہ آپ آسانی سے کر سکتے ہیں، چنانچہ پورا مقدمہ ائمہ حنفیہ پر رد ہے، عالم عرب کے مسلم محدث شیخ عبدالفتاح ابوغدہ اور ان کے استاذ نائب شیخ الاسلام خلافت عثمانیہ، علامہ زاہد بن حسن الکوثری پر گالیوں اور لعن طعن کی بوچھاڑ سے وہ مقدمہ بھرا پڑا ہے، یہاں تک کہ امام محمد بن حسن الشیبانی کو ضعیف اور سیئ الحفظ قرار دیا ہے۔ (۲۷)

الغرض! یہیں سے ابن أبي العز اور ان کی شرح کو چار چاند لگ گئے، بلکہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ غیر مقلدین حنفیوں کی اس کتاب کو لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر مفت تقسیم کرتے ہیں۔

حضرات غیر مقلدین اور البانی کو ہمارے عقائد کی کتابوں میں صرف یہی کتاب نظر آئی جس کی خدمت کر کے اس کی تشہیر کرائی گئی۔ حالانکہ عقیدۃ طحاویہ کی ہمارے متعدد علماء حنفیہ نے محقق شروح لکھی ہیں لیکن ان میں سے کسی کی بھی خدمت نہیں کی گئی۔

وجہ ظاہر ہے کہ ابن أبي العز نے اپنی شرح میں غیر مقلدین ہی کے عقائد کو بیان کیا ہے اور متعدد مواضع میں جمہور اہل السنۃ کی مخالفت کی۔

قارئین کرام! آپ ان معروضات کی بنظر غائر اور بنظر انصاف پڑھیں اور پھر اپنے دل سے پوچھیں کہ کیا یہ فیصلہ درست ہے کہ یہ شرح پڑھی پڑھائی جائے، بلکہ عقیدہ طحاویہ کی تمام شروح اور عقائد حنفیہ کی تمام کتب پر اسکو فوقیت دی جائے؟

اگر ایسا نہیں تو اس شرح کی طباعت کو فوراً روک دیا جائے اور علمی حلقے اس کے متعلق سنجیدگی سے سوچیں۔

یہ چند گزارشات جو اوپر تحریر کی گئیں شرح العقیدۃ الطحاویہ کی جمہور امت سے ہٹ کر جستہ جستہ عبارات کے متعلق تھیں، اگر کوئی علم کلام کا شہسوار اس شرح کو باریک بینی سے پڑھے تو جمہور امت سے ہٹ کر ان کی کئی دوسری عبارتوں کی نشاندہی بھی کی جاسکتی ہے:

۲۵۔ ملاحظہ ہو تقریب التہذیب للحافظ ابن حجر بتحقیق الشیخ محمد عوامہ : صفحہ: 359 طبع دار الرشید سوریا حلب، نیز دیکھئے تحریر تقریب التہذیب : 374/2 للشیخ شعیب الأرنؤوط والدکتور بشار عواد معروف، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، نیز امام تاج الدین سبکی نے بھی طبقات الشافعیۃ 145/2 پر کتاب الحیدۃ کی تغلیط کی ہے۔

۲۶۔ دیکھئے: الحاوي في سيرة الإمام أبي جعفر الطحاوي کا حاشیہ: 226 ضمن الرسائل الأخرى : دار الكتب العلمية 2004ء

عقیدہ طحاویہ کی چند مفید اور غیر متنازع شروح

یہ امام اکمل الدین بابرتی کی شرح ہے (712ھ تا 786ھ) گویا ابن ابی العز کے معاصر ہیں ہماری نظر میں بابرتی کی یہ شرح ابن ابی العز کی شرح سے بوجوہ بہتر ہے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ امام بابرتی محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر متکلم بھی ہیں۔ جن کی شہادت، انکی وہ تصانیف دے رہی ہیں جو صرف علم کلام اور عقائد میں تحریر فرمائے ہیں، یہ شرح 1989ء میں وزارۃ الاوقاف کویت نے چھاپی جس پر عارف آیتکیھن نے تحقیق کی ہے۔

1۔ شرح العقیدۃ الطحاویۃ

قاضی اسماعیل بن ابراہیم الشیبانی کی مختصر شرح ہے (وفات 629ھ)۔ ابن ابی العز سے تقریباً ایک صدی پہلے گزرے ہیں ان کی شرح مختصر ہونے کے باوجود اچھے نکات پر مشتمل ہے۔ دار الکتب العلمیہ سے 2005ء میں چھپی ہے۔

2۔ شرح العقیدۃ الطحاویۃ:

علامہ فقیہ محقق عبدالغنی میدانی کی تصنیف ہے اس شرح میں بھی کئی علمی نکات ہیں شارح نے علماء اہل السنۃ و الجماعۃ کے مسلمہ عقائد بیان فرمائے ہیں علامہ میدانی دمشق کے بڑے فقیہ اور محقق گزرے ہیں اور علامہ ابن عابدین شامی کے مشہور شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان کی مختصر القدوری کی شرح اللباب فی شرح الکتاب اہل علم سے داد حاصل کر چکی ہے۔ ان کی شرح عقیدہ طحاویہ پر محمد مطیع الحافظ اور ریاض المالح نے تحقیق کی ہے جو زم زم پبلشر کراچی سے چھپی ہے۔

3۔ نور الیقین فی اصول الدین فی شرح عقائد الطحاوی

تالیف حسن کافی الأقحصاری البوسنوی (المولود: 951ھ المتوفی 1024ھ) شیخ حسن کافی دسویں اور گیارہویں صدی کے محقق عالم گزرے ہیں شارح نے تمام عقائد کو اھل السنۃ کے طریقے پر بیان فرمایا ہے البتہ اس شرح پر زہدی عادبوسنوی نامی محقق نے کام کیا ہے انہوں نے تمام شرح کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے تمام اقوال ابن ابی العز رحمہ اللہ کی شرح سے لیتے ہیں۔ یہ شرح مکتبۃ العیکان، ریاض سے 1997ء میں چھپی ہے۔

4۔ النور اللامع و البرہان الساطع

تالیف نجم الدین منکوبرس بن یلنقلج عبداللہ الترکی (المتوفی 652ھ) یہ شرح ابھی تک مخطوط ہے۔

یہ چند مفید شروحات ہم نے ذکر کردیں ان کے علاوہ علماء نے اور بھی بہت سی شروحات تصنیف کی ہیں جن میں اکثر مخطوط ہیں عقائد طحاویہ کی ایسی مفید شروح کو پس پشت ڈالنا اور ابن ابی العز کی شرح کو شہرت دینا دور اندیشی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۷۔ مقدمۃ شرح العقیدۃ الطحاویہ لابن أبی العز صفحہ: 44 قدیمی کتب خانہ۔

المہند علی المفند

یعنی

عقائدِ علماءِ اہلِ سنّت دیوبند

تالیف

فخر المحدثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

باضافہ

عقائدِ اہل السنۃ والجماعۃ

از

حضرۃ مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی مدظلہم

مع

تصدیقاتِ قدیمہ وجدیدہ

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

ادارہ اسلامیات

۱۹۰ - انارکلی - لاہور - پاکستان